THE ALHAKAM

Qadian

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

بیا در بزم مستان تا ببینی عالمے دیگر ٭ بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گرائی جہاد رقادیان بینی ٭ دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی
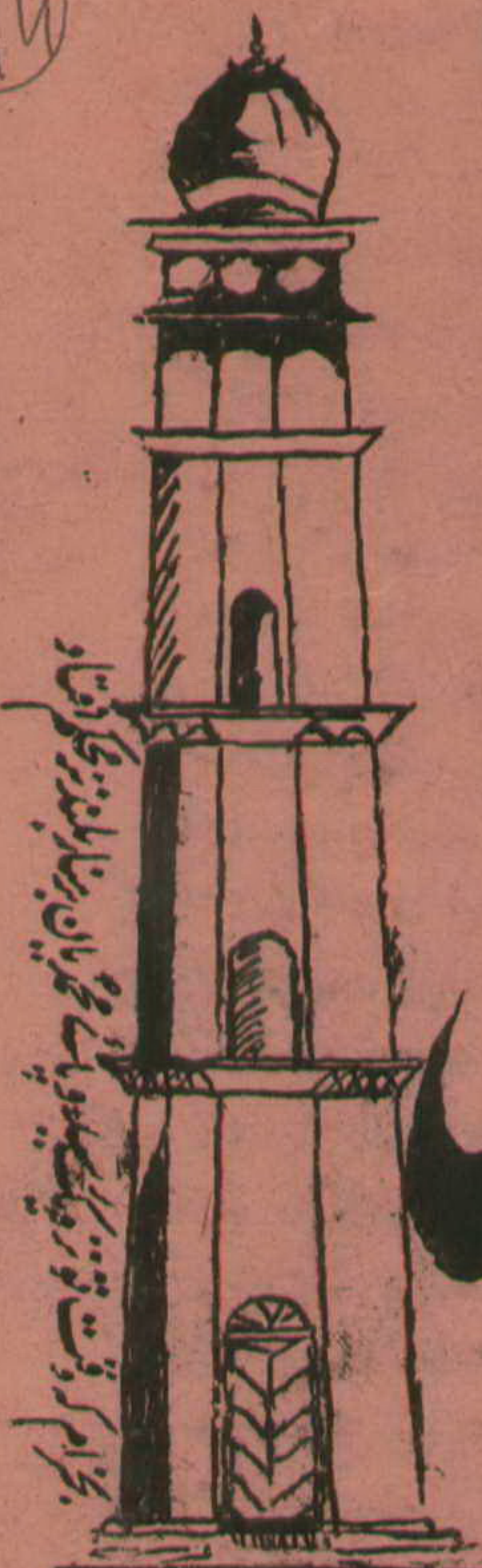
جلد ۲۶ | مورخہ ۲۸ جون ۱۹۲۴ء | نمبر ۲۴

حضرت خلیفۃ المسیح کا سفرِ یورپ

سلسلہ کے تبلیغی مشنوں کی تنظیم کا اہم مطالبہ ہے

یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں کہ اس وقت سلسلے کے تبلیغی مشن سرعت سے بڑھ رہے ہیں اور جس جماعت کے لائحہ عمل میں پہلی چیز تبلیغ و اشاعت ہو اس کا فرض ہے کہ تبلیغی مشنوں کے سلسلے کو وسیع کرے۔ اس وسعت کے ساتھ کارکنوں اور روپیہ کی فراہمی کا سوال بھی اہم ہو جاتا ہے۔ اس وقت تک جس قدر مشن ہمارے قایم ہوئے ہیں۔ اگرچہ وہ کسی بھی کامیابی سے چلائے جا رہے ہوں مگر جو توقعات ہم کرتے ہیں یا تبلیغ کے سلسلے کو جس قدر جلد وسیع کر دینا ہمارا مقصود ہے وہ بہت بڑھ گئے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ جس طرح دنیا کے اَور کاموں میں سرعت پیدا ہو رہی ہے۔ اور مہینوں اور سالوں کے کام تھوڑے وقت میں ہو رہے ہیں اسی طرح سے تبلیغی نظام بھی وہ رنگ اختیار کرلے کہ تھوڑے خرچ اور تھوڑے کارکنوں سے ہم زیادہ کام لے سکیں۔ پس ایسی تبلیغی سکیم تجویز کرنے کے لیے جبتک ان مقامات کے متعلق جہاں ہمارے مشن قائم ہیں یا جہاں ہم قایم کرنا چاہتے ہیں پوری واقفیت اور معلومات حاصل نہ ہوں۔ اور یہ ایک ایسی سکیم ہے کہ ہم اس کا اعلان بھی نہیں کر سکتے اِس لیئے کہ ہماری جنگ جو مذہب اور تمدن کی جنگ ہے عالمگیر ہے اور دنیا کے تمام مذاہب ہمارے مقابلہ میں نکل کھڑے ہوئے ہیں اور ایک قسم کی جنگ احزاب ہے۔ ہماری تعداد۔ ہمارے وسایل محدود اور مختصر ہیں۔ اور دوسرے تمام مذاہب کے وسایل اور طاقتیں ہم سے بہت بڑھ کر ہیں۔ پس ایسے وقت میں تمام مذاہب کا مقابلہ کوئی آسان امر نہیں۔

ایک مُدبّر اور معاملہ فہم جرنیل کا کام ان حالات میں نہایت نازک ہوتا ہے اگر وہ تمام حالات اور گرد و پیش کے واقعات پر خود مطالعہ کرکے کوئی رائے قائم نہیں کرتا تو اندیشہ ہے کہ نقصان نہ ہو یا کم از کم گوہر مقصود دور جا پڑے۔

مذاہب کی اِس جنگ کے ساتھ ایک اَور بڑا مقابلہ ہمکو مغربی تمدن و تہذیب کے آپڑا ہے۔ قدرتی طور پر دُنیا میں کامیاب قومیں اپنے عادات اور طرز معاشرت اور طریق تمدن کو دنیا میں سب سے اعلےٰ اور قابل تقلید یقین کرتی ہیں۔ اور وہ قدرتاً چاہتی ہیں کہ باقی سارے تمدن کو مٹا کر اپنا تمدن قائم کریں۔

اسلام روحانیت اور اخلاق کا ہی معلم کامل ہو کر نہ آیا تھا بلکہ حقیقی تہذیب و تمدن کی بنیاد بھی اسی نے رکھی ہے۔ تمدن اسلام کی تاریخ نہایت دلچسپ اور شاندار ہے۔ پس اگر ہم اس حقیقی تمدن کو کھو کر مغربی دنیا کے تمدن کی رَو میں بہنے لگیں تو رفتہ رفتہ اسلام کے اعتقادیات روحانیات اور اخلاقیات پر بھی بہت ہی بُرا اثر پڑے گا۔ اور یہ بات اس مشاہدہ سے ثابت ہے کہ جن لوگوں نے یورپی تمدن کو اختیار کیا۔ آخر وہ اسلام اور مذہب سے عملاً رو گردان ہو گئے۔ اسلئے ہماری راہ میں

مغربی تمدن و تہذیب کا خیالی بت بھی پہاڑ ہے

اور اس کے پاش پاش کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس تمدن کا عین موقعہ پر مطالعہ کیا جائے۔ اس نیت اور مقصد سے آج تک کسی نے مغربی تمدن کا مطالعہ نہیں کیا اس لئے ہمارے سامنے یہ کام بجائے خود ایک مستقل کام ہے۔ اور جبتک وہ شخص جو حضرت مسیح موعود کا جانشین اور سلسلہ کا امام ہے مطالعہ نہ کرے دوسروں کے علم اور تحقیقات سے کام نہیں چل سکتا۔ اس کا جو نقطہ نگاہ ہے وہ دوسروں کو میسّر نہیں۔ اگر یہ بات ممکن ہوتی تو حضرت خلیفۃ المسیح کے لئے اِس سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں کہ

وہ مرکز سے باہر نہ جائیں

انہوں نے ہمیشہ اس مقصد وحید کے لئے کہ مرکز سے باہر نہ جانا پڑے اپنی صحت کو قربان کیا ہے۔ ڈاکٹروں اور طبیبوں کے طبی مشوروں کو بارہا ٹھکرا دیا۔ اور سخت گرمیوں اور لوؤں کے

انوار احمدیہ پریس قادیان با ہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر کے چھپکر تراب منزل سے شایع ہوا

ایام میں قادیان سے باہر قدم رکھنا مناسب نہیں سمجھا اور اگر کبھی بیماری کے شدید حملوں اور طبی اصرار نے آپ کو باہر جانے پر مجبور کیا تو قبل از وقت واپس چلے آئے۔ ۱۹۲۱ء میں جب آپ کشمیر تشریف لے گئے آپ کی صحت کا اقتضا تھا کہ وہاں زیادہ دیر تک رہیں۔ اور میری طرح اکثر احباب نے بہ منت عرض کیا کہ ہم پر رحم کر کے آپ صحت کا خیال کریں۔ اور کچھ دن اور باہر رہیں مگر آپ نے

سلسلہ کی ضروریات مرکزی پر صحت کو قربان کر دیا

اگر آرام اور سیاحت مقصود ہوتی تو آپ ان التجاؤں اور درخواستوں اور طبی مشوروں پر عمل کرتے۔ مگر نہیں۔

اب جبکہ دنیا میں انقلاب ہو رہا ہے اور حالات بہت جلد جلد بدل رہے ہیں اس امر کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے تبلیغی مشنوں کے نظام کو درست کریں اور جہاں ضرورت ہے وہاں اسے وسیع کریں اور جہاں ضرورت نہ ہو اس جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر دیں۔

یہ فیصلہ بر موقعہ پر جا کر حالات کا مطالعہ کئے بغیر مشکل ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ مذہبی کانفرنس کی بھی اس وقت ایک تقریب اور تحریک ہے مگر حضرت خلیفۃ المسیح کے سفر کی یہ ایک محرک تو ہو سکتی ہے مقصود بالذات نہیں اس لئے کہ خلیفہ اشاعتی کاموں کا نگران اور رہنما ہے۔

وہ سلسلہ تبلیغ و اشاعت کی تنظیم تو کرے گا۔ یہ نہیں کہ خود ایک مبلغ کی حیثیت سے پھر تا رہے۔ پس مذہبی کانفرنس میں شمولیت ہمارا خاص مقصد نہیں ہو سکتا۔ اس میں سلسلہ کا کوئی قائم مقام مضمون پڑھ سکتا ہے۔ بیرونی مشنوں کا آیندہ انتظام اور جدید پروگرام اس بات کا بزور مقتضی ہے کہ حالات کا خود معائنہ کیا جاوے۔ ہاں اس سفر میں اگر کوئی تبلیغی لیکچر ہوں یا ملاقات کرنے والے لوگوں کے شکوک کا ازالہ کیا جاوے تو یہ ضمنی اور طفیلی امور ہوں گے اصل مقصد

تبلیغی مرکزوں کی تنظیم ہے

میں خود شروع میں ان لوگوں میں سے تھا جن کی رائے تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح کو مرکز سے باہر نہیں رہنا چاہئے لیکن اب حضرت کا اعلان پڑھنے کے بعد میں نہایت ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ سفر کیا جائے۔ اور اس کے لئے ابھی وقت ہے۔ اس لئے کہ دن بدن حضرت کی مصروفیت بڑھ رہی ہے۔ اور جس حال میں ہم نے بیرونی ممالک میں کام کرنا ہے ان کے متعلق مستقل پالیسی کا تصفیہ کسی دوسرے وقت پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ ورنہ بیرونی مشنوں کو قائم رکھتے ہوئے اور بدوں کسی مستقل پالیسی کے قیام کے روپیہ خرچ کرنا ایک قسم کا اسراف ہو سکتا ہے۔ ایک اور بات جس نے مجھے اس سفر یورپ کی تحریک کی زبردست تائید پر آمادہ کیا ہے یہ ہے کہ ابھی پچھلے دنوں مشہور دشمن اسلام پادری زدیمر قادیان میں آیا۔ اس کی غرض و غایت اس امر کا مطالعہ کرنا تھا کہ عیسویت کے عقاید باطلہ پر تباہ کن حملہ کرنے والی احمدی تحریک کس طریق پر کام کر رہی ہے۔ اس قسم کے خیالات یہ لوگ ظاہر نہیں کر سکتے ورنہ قادیان جیسی جگہ (جو ریلوے اسٹیشن سے دور جہاں کوئی دلچسپی کی تحریک کسی یورپین سیاح تو درکنار کسی معمولی آدمی کے لئے بھی نہیں ہو سکتی) زدیمر کا آنا کیا معنی رکھتا ہے۔

جس طریق پر اس نے قادیان کے دفاتر اور سلسلہ کے کاموں کا معاینہ کیا اور جس طریق پر اس نے حضرت سے ملاقات کی اور جس قسم کے سوالات کئے وہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ عیسائی مشنوں میں احمدیہ تحریک کے زور اور حملوں نے ایک اندرونی تحریک پیدا کر رکھی ہے۔ اور حقیقت میں وہ اپنی آیندہ نسلوں کو اگر عیسائی رکھنا چاہتے ہیں تو اس تحریک کے مقابلہ کی انہیں پر زور تیاریاں کرنی ضروری ہیں۔ زدیمر کے اس سفر نے اس حقیقت کو آشکار کر دیا ہے۔ کہ

عیسویت اپنے پورے زور سے اسلام کے مقابلہ میں آنیوالی ہے

جبکہ ہمارے دشمن قادیان میں آ کر ہمارے حالات اور اسباب کا مطالعہ کرتے ہیں تو کس قدر غلطی ہو گی اگر ہم خود ان مقامات پر جا کر جہاں سے عیسائی مشنوں کی تحریک کو آب زر سے سینچا جاتا ہے مطالعہ نہ کیا جاوے۔ میں پھر کہوں گا کہ اب وقت مذاہب کی آنے والی جنگ کی تیاری کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس مرکز کا معائنہ کریں جہاں عیسویت ہمارے خلاف تیاریاں کر رہی ہے۔ ہندوستانی مذاہب کے لئے تو ہم پہلے سے تیار اور ان کی تبلیغی کوششوں اور نظام سے واقف ہیں مگر عیسائی مشنوں کی حقیقت سے واقف ہونا اور ان کے مقابلہ کے لئے ایک جماعت کو تیار کرنا از بس ضروری ہے۔ ہندوستان کی عیسائی تحریک فوراً مردہ ہو سکتی ہے اگر امریکہ اور انگلستان کے لوگوں پر یہاں کے مشنوں کی حقیقت کھل جاوے۔ اور یہ ناممکن ہے جبتک ہم وہاں جا کر ان امور کا معائنہ نہ کریں۔

بہر حال حضرت خلیفۃ المسیح کا سفر یورپ اہم مقاصد و اغراض پر مبنی ہے۔ اور ہماری آیندہ تبلیغی اسکیم اور تنظیم کا اس پر بہت کچھ حصر ہے۔

اس سفر کے بعد ہمارے علم کلام اور طریق تبلیغ میں کیا تبدیلی ہو گی اس کے متعلق کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔

مجھے ایک منٹ کے لئے بھی یہ خیال نہیں آتا کہ جماعت کو اس سفر کی ضرورت اور اہمیت واضح کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جماعت کے حصہ کثیر نے مشورہ کے وقت پہلے ہی یہ رائے دی تھی۔ چونکہ میں نے خود اختلاف کیا تھا اس لئے میں اپنی رائے کی تبدیلی کے بعد ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کا اعلان کروں۔ میرے نزدیک اس سفر کی اہمیت اب اس قدر نمایاں ہے کہ اس پر زیادہ بحث کی ضرورت نہیں ہاں یہ درست ہے کہ اگر ہم اس سفر کے اغراض و مقاصد کو غلط طریق پر سمجھیں گے تو ممکن ہے نتائج میں ہم غلطی کھائیں +

اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے اعلان میں نہایت وضاحت کے ساتھ جماعت کو آگاہ کیا ہے کہ اس سفر کی غرض و غایت کیا ہے! اور جماعت کی توقعات کس اصول پر ہونی چاہئیں۔

یہ سفر محض تبلیغی نظام اور آیندہ کے پروگرام کو مستقل طور پر قایم کرنے کے لئے ہے چونکہ انہیں ایام میں لنڈن میں ایک مذہبی کانفرنس بھی ہے اس لئے ممکن ہے کہ اس میں شمولیت کا کوئی وقت نکال لیا جاوے۔

والا ہمارے اغراض و مقاصد سفر کی اصل محرک اور موجب یہ کانفرنس نہیں اس کانفرنس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کو انشاء اللہ العزیز پیش کیا جائے گا۔ اور اس کے لئے جو مضمون خدا تعالےٰ کی خاص تائید اور نصرت سے لکھا گیا ہے جب وہ شائع ہو گا تو جماعت کی معرفت اور یقین میں خدا تعالےٰ کی توفیق سے حیرت انگیز ترقی ہو گی۔ یہ عجیب بات ہے اور ہمارے لئے موجب صد ناز ہے کہ ہم اس کانفرنس میں احمدیت کے قائم مقام اور مبلغ ہونگے۔

کانفرنس کی شمولیت اگر اس سفر کی غرض و غایت ہوتی تو یہ نہایت ادنےٰ مقصد ہوتا۔ لیکن اب جو مقصد ہمارے زیر نظر ہے وہ نہایت اعلےٰ اور اہم ہے اور وہ

اس پر سلسلہ کی آیندہ تبلیغ کا انحصار ہے

پس ایسے مقصد عالی کو چھوڑ کر ہم معمولی مقصد کو اگر زیر نظر رکھیں تو غلطی کریں گے۔ پس اسی مقصد کو

ہمیشہ زیر نظر رکھیں

چونکہ مقصد نہایت اہم ہے اور اس کے حصول میں کامیاب ہونا اللہ ہی کے فضل پر موقوف ہے لہذا احباب دعاؤں سے کام لیں +

اس سفر کے اخراجات کا سوال بھی ایک اہم سوال ہے میں نے جب مجلس شوریٰ میں اس سفر کے خلاف رائے دی تھی اس وقت بھی کہا تھا کہ اخراجات سوال میرے زیر نظر نہیں اس لئے کہ احمدی جماعت نے اپنے کامل ایثار کا انتہائی مالی قربانی سے بتا دیا ہے کہ اس کی راہ میں کی کسی اہم ضرورت کے لئے روپیہ کا سوال کوئی چیز نہیں پس جب میں کہتا ہوں کہ یہ اہم سوال ہے تو ... صرف اسی قدر ہے کہ یہ سفر بہت سے روپیہ کو چاہتا ہے لیکن جب جماعت کو واضح ہو جائے کہ یہ ضرورت اہم اور لابدی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ

رقم جمع نہ ہو جائے

حضرت خلیفۃ المسیح اپنے خرچ پر جا رہے ہیں مگر میں نے مجلس شوریٰ میں بھی ادب کے ساتھ آواز بلند کی تھی کہ آپ کے اخراجات جماعت کو پیش کرنے چاہئیں۔ مگر مجلس شوریٰ کو اس وجہ سے جرأت نہ ہوئی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ میری ذات کا سوال ہے میں منظور نہیں کرتا۔

اس میں شک نہیں کہ سلسلہ کی تاریخ میں یہ عظیم الشان کارنامہ ہمارے امام کے ایثار کا ہے۔

بہر حال یہ سفر جن اغراض پر مبنی ہے وہ بہت سے روپیہ کو چاہتی ہیں اس لئے جماعت اس کے لئے توجہ کرے +

مُسلمانوں میں احساسِ جماعت

قرآن کریم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اعتصام بحبل اللہ کی تعلیم دی تھی اور ان کو بتایا تھا کہ انہیں امام کے بغیر نہیں رہنا چاہیئے۔ اور امام وقت کا انکار جاہلیت کی موت قرار دیا تھا۔ لیکن جب خدا تعالٰے نے امام موعود کو نازل فرمایا تو ان ناعاقبت اندیش علماء سور نے محض اپنے ذاتی اغراض اور سفلی مفاد کے لئے قوم کو پراگندہ کر دیا۔ اور اس امام کی طرف آنے سے لوگوں کو روکا۔ جن سعادت مند روحوں کے لئے اللہ تعالٰے نے مقدر فرمایا تھا وہ اس پاک وجود کے ساتھ اپنا تعلق جوڑ کر ان فیوض اور برکات سے حصہ لینے لگیں جو خدا کے ان برگزیدوں کو ملتی ہیں۔ اس انکار اور تنافر کا نتیجہ مسلمانوں کی وہ حالت ہے جو ہندوستان میں ہو رہی ہے۔

انہوں نے سمجھا تھا کہ سیاسی جدوجہد میں شریک ہو کر ہندوؤں کی اتباع و اقتدا سے ہم منزل مقصود پر پہونچ جائیں گے۔ مگر انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ ہندوؤں نے انہیں اپنے اعتقادی اور ایمانی مرکز سے الگ کر کے اسلام سے گمراہ کرنے کی ایسی خطرناک کوششیں شدھی کے نام سے شروع کی ہیں کہ ان سے کچھ بن نہیں آیا۔ اور سیاسی حیثیت سے جہاں ذرا بھی مسلمانوں کے مفاد کا سوال آیا انہوں نے مخالفت شروع کر دی۔ ان حالات نے مسلمانوں میں بعض ایسے لوگ کھڑے کر دئے ہیں جو آب

علیکم بالجماعۃ کا وعظ کرنے لگے ہیں

یہ احساس مبارک اور مفید ہو سکتا ہے بشرطیکہ مسلمان اس سے فائدہ اٹھائیں۔ جماعتی نظام کی ضرورت اور اس کے مفاد کا اظہار بطور دلیل کرتے ہوئے یہ لوگ

احمدی جماعت کے نظام کو بطور نمونہ پیش کرتے ہیں

مگر سوال یہ ہے کہ جبکہ وہ جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ احمدی جماعت کا نظام ایک نمونہ کا نظام ہے اور احمدی جماعت کے کارنامے حیرت انگیز اور محتاج بیان نہیں پھر اس نظام کی موجودگی میں

وہ دوسرے کسی نظام کی ضرورت کیوں سمجھتے ہیں؟

کیا اس کی یہ غرض نہیں کہ وہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جدا بنانا چاہتے ہیں۔ ہندوستان میں انتخاب امیر کا سوال بارہا اٹھایا گیا اور اسے پوری ناکامی ہوئی۔ اور اگر پھر بھی یہ سوال اٹھایا گیا۔ تو اس کا وہی حشر ہو گا۔ اس لئے کہ جس سلسلہ کو خدا تعالٰے نے قائم کیا ہے اس کے مقابلہ میں کوئی دوسری تنظیم قائم نہیں ہو سکتی اس کی مثال مسجد ضرار کی سی ہے۔

جماعت اور امیر کی ضرورت تو مسلم ضرورت ہے اور یہ بھی دیکھ لیا گیا ہے کہ احمدی جماعت کے نظام کے مقابلہ میں اور کوئی نظام ایسا نہیں جو قابل توجہ ہو۔

احمدی جماعت کے تبلیغی کام اور انتظام کا تجربہ بھی شدھی کے مقابلہ میں ہو چکا ہے کہ کس سرفروشی اور اخلاص کے ساتھ یہ جماعت کام کر سکتی ہے۔ اور یہ قوت اور یہ روح اس جماعت میں اس کے امام کی قدسی اور اولوالعزمانہ روح کا نتیجہ ہے۔ تو پھر اگر اور نہیں تو کم از کم

تبلیغی نظام میں ہی اس کی ہدایتوں پر عمل کرو

انجمن دعوت و تبلیغ کے سکرٹری صاحب نے انسداد ارتداد کے متعلق اپنی مبسوط تحریر شائع کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دس لاکھ روپیہ ان کو جمع کر دیا جاوے۔ جہاں تک تبلیغی ضروریات کے لئے روپیہ کا سوال ہے میں کہوں گا کہ روپیہ کا کام روپیہ کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ مگر سوال یہ ہے کہ

اس کی کیا ضمانت ہے کہ روپیہ کا مصرف درست ہو گا

خلافت کمیٹیوں کو جس قدر روپیہ مسلمانوں نے دیا ہے اس کا جو حشر ہُوا وہ ایک ظاہر امر ہے۔ پھر آیندہ کیا توقع ہو سکتی ہے۔ مسلمانوں کا اختیار ہے وہ جس کو چاہیں اپنا روپیہ دیں۔ لیکن ہم یہ کہدینا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ وہ قومی سرمایہ کو برمحل خرچ کرنے کا سبق سیکھیں۔

احمدی جماعت نے غیر احمدیوں کے سامنے دستِ سوال کبھی دراز نہیں کیا۔ اور نہ کرنا چاہتی ہے۔ لیکن یہ اسے گوارا نہیں کہ غریب مسلمانوں کا روپیہ بے دردی سے ضائع ہو۔

مسلمان جب تک ایک امام کے ماتحت نہ ہوں گے ان کی مساعی اور تدابیر نتیجہ خیز نہیں ہو سکتی ہیں۔ اِسلئے ضرورت ہے کہ وہ خدا تعالٰے کی اس نعمت کو رد نہ کریں۔ اور جو ہاتھ انہیں جمع کرنے کے لئے نازل ہُوا ہے اس سے دور نہ رہیں کہ

اُن کی آیندہ فلاح و صلاح کا راز اسی میں مضمر ہے

جو تجربہ اب تک ان کو جداگانہ راہوں کے اختیار کرنے سے ہُوا ہے اس سے سبق سیکھیں اور

آزمودہ را آزمودن جہل است

کے مصداق نہ ہوں۔ بے شک حیات ملّی کا راز علیکم بالجماعۃ کے اصول میں ہے۔ اور جماعت کا نظام اسی وجود سے ممکن ہے جس کو خدا تعالٰے نے اسی غرض کے لئے مخصوص اور مبعوث کیا ہو۔ اور جس کو کہا گیا ہو کہ

روئے زمین کے مسلمانوں کو دینِ واحد پر جمع کرو

یہ آواز قادیان سے اٹھی ہے اسے سُنو اور اس ہاتھ کی طرف ہاتھ بڑھاؤ کہ

وہ تفرقہ سے بچانے کے لئے آیا ہے

میرا سفرِ یورپ اور الحکم

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے محض اپنی ذرّہ نوازی سے اس خادم قوم کو بھی سفر یوروپ میں اپنے ساتھ رہنے کی عزت بخشی ہے تاکہ وہ اس سفر کے حالات قلمبند کرے۔ اور جماعت کو آپ کے حالات سفر سے باقاعدہ باخبر رکھنے کے خدمات سرانجام دے۔

اللہ تعالٰے کے فضل اور رحم ہی پر مجھے توقع اور آسرا ہے کہ وہ اس خدمت کا مجھے اہل بناوے اور میں اس کو سرانجام دے سکوں۔

میری اس غیر حاضری میں اخبار الحکم اور تادیب النساء انشاءاللہ العزیز جاری رہیں گے۔ اور میں کوشش کر رہا ہوں کہ وہ باقاعدہ جاری رہیں۔ باوجودیکہ میری اس غیر حاضری میں اسباب اس کے خلاف ہیں۔ پہلے جب کبھی مجھے باہر جانے کا اتفاق ہوا ہے تو عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب ادارت الحکم کے فرائض کو نبھانے کی کوشش کرتا تھا۔ مگر اس وقت وہ مصر میں ہے۔ میں نے ہر چند کوشش کی کہ کوئی قابل سب ایڈیٹر مل جاوے مگر مجھے کامیابی نہیں ہوئی۔ دفتری انتظام میں بھی مشکلات ہیں اس لئے کہ عزیز مکرم ابراہیم علی جو آج تک دفتر کا کام کرتا تھا وہ اپنے تعلیمی اغراض کے لئے باہر جانے والا ہے۔ گو بظاہر ہر قسم کی مشکلات ہیں مگر میں خدا تعالٰے کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے امید رکھتا ہوں کہ الحکم اور تادیب النساء دونوں جاری رہیں گے اس سے سرپرستان الحکم و تادیب کے فرائض نمایاں ہیں۔ میں یہ

امانت خود اُن کے حوالہ کر کے باہر جا رہا ہوں

اگر وہ اپنا دستِ اعانت بڑھائیں گے اور اپنے بقایا اور پیشگی چندوں سے اور حلقہ خریداران کی توسیع سے ان کی مدد کرتے رہیں گے تو انشاءاللہ کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔

میری غیر حاضری میں الحکم اور تادیب کے لئے تین تین سو کم از کم خریدار مہیا کر دو۔ اور جس شخص کے ذمہ الحکم یا تادیب کا کچھ بھی بقایا ہے وہ فوراً بھیجدیں اور کارخانہ کیطرف سے جو وی۔ پی جاری ہوں انہیں وصول کریں۔ اور اگر حساب میں کوئی امر قابل دریافت ہو تو وی۔ پی امانت میں لکھ کر دریافت کریں میں اس امر کا اظہار بھی کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ سفر یورپ کے حالات انشاءاللہ الفضل اور سلسلہ کے تمام اخبارات میں چھپتے رہینگے اور ایک مفصل سفرنامہ بھی ساتھ مرتب ہو گا سفر کی تیاریوں کیوجہ سے ممکن ہے اگلا اخبار شائع نہ ہو اسلئے کہ اسکی طباعت وغیرہ کا جدید انتظام کیا گیا ہے لیکن ۱۴ جولائی ۱۹۲۴ء کا اخبار انشاءاللہ روانگی سے پہلے شائع ہو جائیگا۔ میں کوشش کرونگا کہ ۷ جولائی کا اخبار بھی شائع ہو لیکن اگر نہ ہو سکا تو ۱۴ جولائی کا اخبار انشاءاللہ قابل دید ہو گا۔ جو ۱۰ یا ۱۱ ۵ جولائی ۱۹۲۴ء تک شائع ہو سکے گا و باللہ التوفیق۔

عرفانی

ترانۂ توحید از جلال میرزاخانی

حضرت ثاقب سلمہ ربہ کے فرزند دلبند خان صاحب عبید السلام خانصاحب نے ایک ترانہ توحید لکھا ہے الولد سر لابیہ۔ کلام میں سلاست اور مطالب میں رفعت ہے۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

ترانہ حضرت ثاقب نے خود ارسال فرمایا ہے اور میں اسے اسی عزت و احترام سے درج کرتا ہوں جو حضرت ثاقب کی میرے دل میں ہے۔ ایڈیٹر

اُٹھ احمدی تبلیغ کر توحید کی تائید کر — ہاں دین کی تجدید کر ہو سرخرو اور عید کر
تکلیف کی پروا نہ کر کہدے جو پہنچا ہو تجھے

جس نے دیا ہو کام وہ دیگا تجھے انعام بھی — مل جائیں گے سب دام بھی رضوان بھی اکرام بھی
یوں دیر تک سوچا نہ کر کہدے جو پہنچا ہو تجھے

جو گالیاں دے جوش میں ہو جھک کے آغوش میں — لے آ اُسے تو ہوش میں رہ خندہ خاموش میں
رنج اور غم اصلا نہ کر کہدے جو پہنچا ہو تجھے

تیرا فسانہ اس میں کیا شک ہے کہ وہ دلگیر ہے — آتش عدو کی تیز ہے شعلے سے کیا پرہیز ہے
تو طاعتِ پروا نہ کر کہدے جو پہنچا ہو تجھے

تو جانتا ہو عشق کی رات اور اُس کی تیرگی — تو بھی لگا دے اک جھڑی ہو یہ نیاز دلبری
عشق براہیمانہ کر کہدے جو پہنچا ہو تجھے

جو لوگ پیچھے رہ گئے اللہ سے منہ موڑ کر — حکم خدا کو چھوڑ کر طاعت کا رشتہ توڑ کر
تو اُن سے یارانہ نہ کر کہدے جو پہنچا ہو تجھے

تو درد والوں کی طرح پھر دیس اور پردیس میں — نانک گرو کے بھیس میں آ جا پیا کے دیس میں
اور مسلکِ مردانہ کر کہدے جو پہنچا ہو تجھے

ہر ایک میداں بن رہا ہے کربلا تیرے لئے — مُنہ کھول کر بیٹھی ہوئی ہے ہر بلا تیرے لئے
تو یاس سے اُٹھا نہ کر کہدے جو پہنچا ہو تجھے

کیا دھوپ ہے کیا پیاس ہے پھر بھی تجھے کیا پاس ہے — تجھ کو محبت کا جزاک اللہ کیسا پاس ہے
اب تو یہ گھبرایا نہ کر کہدے جو پہنچا ہو تجھے

تجھ سے جہاں کو بیر ہو تو آنسوؤں کو تھام لے — بس کود پڑ میدان میں آ۔ لے خدا کا نام لے
پیچھے نہ ہٹ ایسا نہ کر کہدے جو پہنچا ہو تجھے

راجہ ترے دشمن ہوئے ہیں تیری ہستی عدو — اپنا پرایا نیش زن ہیں یہی عدو وہ بھی عدو
تو جان تک نذرانہ کر کہدے جو پہنچا ہو تجھے

تیرے خدا کے گھر بتوں نے دشت و صحرا کر دئے — خمخانہ عشق کیا بتلاؤں کیا کیا کر دئے
تو بتکدہ خمخانہ کر کہدے جو پہنچا ہو تجھے

کیا خوب موسم ہے جلیل اب میکشی میں غم کیا — لے ابتو خود ساقی نے بھی اپنی قریب رکھ دیا
خم بھر چکا پیمانہ کر کہدے جو پہنچا ہو تجھے

سفر یورپ کے متعلق خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ عید کی نماز پڑھ کر (بشرطیکہ عید ۱۲۔جولائی ۱۹۲۴ء کو ہو) قادیان سے روانہ ہوں تاکہ ۱۴۔جولائی ۱۹۲۴ء کو بمبئی پہونچ جاویں اور ۱۵۔جولائی ۱۹۲۴ء کو وہاں سے روانہ ہو سکیں جہاز جس پر حضرت تشریف لیجائیں گے اسکا نام ایس ایس افریقہ ہے۔ آپ اس سفر میں غالباً سسلی (صقلیہ) کے متعلق کسی خاص مقام پر دعا کا ارادہ رکھتے ہیں صقلیہ وہ جگہ ہے جو کسی زمانہ میں اسلام کے زیر نگین تھی۔ جسکے متعلق ابن جبیر اندلسی مشہور اسلامی سیاح اپنے سفر نامہ میں لکھتا ہے کہ "اسمیں مساجد کی اسقدر کثرت ہے کہ ہر تیر کی زد پر کوئی نہ کوئی مسجد ضرور ملتی ہے"۔ ایک زمانہ تھا کہ وہاں اس قدر نمازی تھے اور آج یہ حالت ہے کہ کسی مسلمان کو اتنی توفیق نہیں ملتی کہ صقلیہ کی زبان حال سے اس آواز کو سُنے جو ان برباد شدہ معبدوں سے اُٹھ رہی ہے۔

زماں فریاد میدارد کہ کشتا بید نصرت را

صقلیہ کی اسلامی سلطنت مسلمانوں کی باہمی کشاکش اور اندرونی نفاق کی نذر ہوئی۔ اور اسلامی حکومت کے کھنڈرات آج وہی آواز دوہرا رہے ہیں جو قرآن مجید کے اوراق میں فلا تنازعوا کے پاک الفاظ میں آسمان سے اُتری تھی۔

وہ بڑا غدار قوم اور ملک کا دشمن جس نے صقلیہ کی اسلامی حکومت کو دشمن کے ہاتھ بیچ ڈالا اسکا نام ابن ثمنہ ہے اسنے مالٹا کے ایک عیسائی حاکم سے سازباز کر کے اپنے مخالفوں کو شکست دینے کے لئے اسلامی حکومت کو بیچ ڈالا اور قیامت تک وطن فروشی کی لعنت کو لیگیا۔ ہمارا جہاز اسی راستہ سے گذریگا اور سسلی کی چٹانیں اور پہاڑ ہمیں خون کے آنسو رُلائینگے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعائیں ان پہاڑوں کو دیکھ کر اسلام کے احیار کے لئے فرشتوں میں جنبش پیدا کرینگی۔ اور ایک نئے آسمان اور نئی زمین کیلئے جو سسلی میں قرآن کریم کی اشاعت کیلئے موزوں ہو خواہش کرینگی۔ ہمارے احباب یاد رکھیں کہ ان دعاؤں کے ایام کے قریب وہ اپنی دعاؤں کو حضرت کی دعاؤں کے ساتھ ملانے کی کوشش کریں۔

حضرت کی دلی خواہش ہے کہ اس سفر میں کم سے کم خرچ کیا جاوے اور اپنے آرام کو دین کیلئے قربان کرنیکا عملی سبق دیا جاوے آپ نے ان خدام کو جو ساتھ جا رہے ہیں خصوصیت سے اسکی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ کے سفر کا پروگرام عنقریب احباب تک پہونچ جائیگا تاکہ احباب کو ملنے موقع مل سکے۔

ایڈیٹر الحکم کی درخواست

پروگرام کے شائع ہونیکے ساتھ ان تمام احباب کو جو مختلف بڑے سٹیشنوں پر حاضر ہونگے میں توجہ دلاتا ہوں کہ اگر وہاں آسانی ممکن ہو تو وہ فوٹو کا انتظام رکھیں تاکہ ہر ایسے سٹیشن کے مجمع کا فوٹو تیار ہو جاوے اور اس تاریخی سفر میں آنیوالی نسلوں کے لئے وہ نظارہ دکھایا جا سکے۔

سکرٹری صاحبان اس امر کا بھی التزام رکھیں کہ وہ مجھے اسوقت ایک مکمل فہرست ان اصحاب کی تیار دیدیں جو اسوقت سٹیشن پر جماعت کے حاضر ہوں ایسی فہرست پہلے سے تیار رکھیں یہ امور اس سفرنامہ کی تکمیل کیلئے ضروری ہیں اور اگر کوئی اور ضروری حالات ہوں تو وہ بھی تحریراً تیار رکھیں۔

ولادت باسعادت

۲۔جون ۱۹۲۴ء کو مخدومی سیٹھ عبداللہ بھائی کے ہاں دختر نیک اختر پیدا ہوئی حضرت نے اسکا نام ہاجرہ تجویز فرمایا۔ اللہ تعالےٰ اس بچی کو ان برکات کا وارث کرے جو اس نے اپنے فضل سے ہاجرہ کو دی تھیں۔ آمین۔ مجھے افسوس ہے کہ میں بہت دیر سے اس خبر کو شائع کر سکا۔ سیٹھ صاحب کے خاندان کو اس تقریب پر مبارکباد دیتا ہوں۔ ع فانی

کلید فلاح

۲۲ جون ۱۹۲۳ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جمعہ میں اذان کے کلمات طیبات کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے جماعت کو اس گُر کی طرف متوجہ کیا جو فلاح و فوز عظیم کی کلید ہے۔ اور وہ نماز باجماعت ہے۔

خطبہ نہایت مختصر تھا۔ گر معنی خیز اور روح افزا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر نماز باجماعت کی تاکید مقصود نہ ہوتی۔ تو ان الفاظ میں، نماز کی طرف آؤ۔ فلاح کی طرف آؤ" اس مضمون کو ادا نہ کیا جاتا۔ بلکہ کہ دیا جاتا۔ کہ نماز پڑھ لو آنے کا لفظ دلالت کرتا ہے۔ کہ مسجد میں آکر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے بغیر وہ روح اور مقصد پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ جو

نماز سے رکھا گیا ہے

اور وہ ہر قسم کی کامیابی اور فلاح ہے۔ مسلمانوں کے زوال اور ناکامیوں کے اسباب ہیں۔ نماز باجماعت کا ترک بہت بڑی وجہ ہے۔ ہماری جماعت اگر چاہتی ہے۔ کہ وہ ان کامیابیوں کی وارث ہو۔ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت کو ملیں۔ تو اس کی یہ راہ ہے

کہ باجماعت نمازوں کو قایم کرو

آپ نے اس امر کا بھی ذکر کیا۔ کہ بعض لوگ محض اس وجہ سے نماز باجماعت سے محروم ہوتے ہیں۔ کہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ امام نماز کے ساتھ ان کا کچھ اختلاف ہے۔ اگر اختلاف بھی ہو۔ تو نماز باجماعت اس اختلاف کے لئے ترک نہیں کی جاسکتی۔ اس قسم کے خیالات کو دلوں سے نکال دینا چاہئے۔

غرض آپ نے جماعت کو اس نقطۂ نگاہ کی طرف بھی جماعت کی کامیابی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ خصوصیت سے توجہ دلائی۔ اور آخر میں دعا فرمائی۔ کہ اللہ تعالیٰ کامیابی کی اس کلید کو ہمارے نصیب کرے آمین۔

نماز جنازہ

برادرم شیر زمان خان صاحب نائب تحصیلدار ابن [illegible] قسمت لوگوں میں سے ہیں۔ جن کا جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح نے پڑھا ہے۔ شیر زمان خان صاحب صوبہ سرحد کے پرجوش اور پر اخلاص احمدیوں میں سے ایک تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ان کو عاشقانہ محبت تھی۔ اسی وجہ سے خود حضرت خلیفۃ المسیح سے بھی انہیں مخلصانہ ارادت کا فخر حاصل تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک وجہ سے نماز جنازہ غائب صرف ان لوگوں کا پڑھنا پسند کیا ہے۔ جو لوگ جماعت میں اپنے اخلاص اور خدمات کے لحاظ سے خاص طور پر ممتاز ہوں یا وہ لوگ جو کوئی نمایاں حیثیت تو نہ رکھتے ہوں۔ لیکن وہ ایسے مقام پر فوت ہو جائیں۔ جہاں کوئی احمدی ان کا جنازہ پڑھنے والا نہ ہو۔ آپ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کا حق ہے۔ کہ ہم جنازہ پڑھائیں۔ چنانچہ آپ اسی اصول پر جنازہ پڑھتے ہیں اسی لئے میں نے کہا ہے۔ شیر زمان خان صاحب ان خوش قسمت اصحاب میں سے ہیں۔

شیر زمان خان صاحب ابھی نوجوان تھے۔ گو عموماً کچھ بیمار رہتے تھے۔ ان کی وفات سے سرحدی جماعت کا ایک قابل رکن کم ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے فضل و کرم کے دامن میں جگہ دے۔ اور فردوس بریں میں اعلیٰ مقام پر اٹھائے۔ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔

الفضل کی تقطیع پر

الفضل جب حضرت خلیفۃ المسیح نے جاری کیا تھا۔ تو ۲۰×۲۶ سائز پر شروع کیا تھا۔ اب نظارت دعوۃ و تبلیغ نے الفضل کو ۲۲×۲۹ کی تقطیع سے بدل کر اسی پہلے سائز پر چھاپنے کا اعلان فرمایا ہے الفضل کو اس ترقی پر میں مبارکباد دیتا ہوں۔ امید ہے۔ کہ اب اس میں مضامین زیادہ آسکیں گے۔ مینیجر صاحب نے ایک ہزار جدید خریداروں کا مطالبہ کیا ہے۔ اس تقطیع کے بدلنے سے اخراجات یقیناً بڑھ جائیں گے۔ اس لئے احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کے خریداران کے اضافہ میں کوشش کریں۔

مرکزی خلافت کمیٹی نے عزل خلافت کا اقرار کرلیا

دہلی میں مرکزی خلافت کمیٹی کا جو اجلاس ابھی ہوا ہے۔ اس میں یہ تجویز منظور کرلی گئی ہے۔ کہ معزول خلیفہ عبد المجید خان صاحب کے نام کے ساتھ خلیفہ کا لفظ استعمال نہ کیا جاوے۔ اس کے معنے دوسرے لفظوں میں صاف یہی ہیں کہ

مرکزی خلافت کمیٹی نے اسکے عزل کو تسلیم کرلیا

ابھی کل کی بات ہے۔ کہ مولانا شوکت علی صاحب صدر خلافت اپنی ارادت اور عقیدت کے پھول لاسلکی کے ذریعہ معزول خلیفہ کی تربت خلافت پر چڑھا رہے تھے۔ کہ ان کو تسلی دی گئی تھی۔ کہ اگر ترکوں کے فیصلے کے سامنے عملاً سر جھکا دیا گیا ہے اب دیکھنا چاہئے۔ کہ جمعیۃ العلماء کب اس فیصلہ پر اپنا عالمانہ فتویٰ صادر کرکے مہر کرتی ہے۔

سب سے عجیب بات یہ ہے۔ کہ جو وفد انگورہ جانے والا ہے اس کو خاص طور پر ہدایت دی گئی ہے۔ کہ وہ خلافت کے متعلق ترکوں سے کوئی ذکر اذکار نہ کرے۔ مبادا وہ برہم ہو جاویں۔ اصل تجویز یہی تھی۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کے لئے قرارداد کی صورت میں کسی قدر تبدیلی کرلی گئی ہے۔ کہ اگر مناسب سمجھے۔ تو ذکر کرے۔ مطلب اور مفہوم اس کا بھی وہی ہے یا تو ترکوں پر عزل خلافت کی وجہ سے غیظ و غضب کا اظہار ہو رہا تھا۔ اور تار پر تار جا رہے تھے۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے جذبات متعلقہ خلافت کا احترام کیا جاوے لیکن جب انہوں نے اسے ٹھکرا دیا۔ تو اب مسلمانان ہندوستان ان کی چشم عنایت کے امیدوار ہیں۔ اور اتنی بھی جرأت نہیں کر سکتے۔ کہ ان سے خلافت کے متعلق کچھ عرض تو کر سکیں۔ دہلی کے اجلاس میں ، مرکزی کمیٹی نے اپنی شکست کا خود انکشاف کر دیا ہے۔ کہ اس کی بنیاد محض تخیلات پر تھی۔ اس خلافت کے اعتقاد اُدہ بھی قایل نہ تھے۔ اور باتوں کو تو جانے دیجئے۔ خلیفہ معزول کے گذارہ اور امداد کا سوال آیا۔ تو اسے بھی ڈراپ کر دیا گیا۔ حالانکہ اخوۃ اسلامی کا کم از کم یہ تقاضا تھا۔ کہ

وہ اپنے معزول خلیفہ کی نہیں تو درماندہ بھائی ہی کی مدد کریں۔

اور حسن وغیرہ ، امداد کے لئے درخواست کر چکا تھا

خلافت کمیٹی کا یہ اجلاس قطعی ناکام رہا ہے۔ اور تعجب ہے۔ کہ اب انگورہ وفد کس غرض سے جا رہا ہے۔

دارالامان کا ہفتہ

حضرت خلیفۃ المسیح کی مہمات دینیہ میں مصروفیت ایک روح پرور چیز ہے۔ آج کل یہاں نہایت شدت کی گرمی اور لو پڑتی ہے۔ در و دیوار سے گرمی کے شعلے نکلتے ہیں۔ مگر اس حدت کے ایام میں آپ دن رات اعلائے کلمۃ اللہ کے فکر میں مصروف ہیں۔ خدا تعالیٰ نے آپ کے قلم اور کلام میں خاص برکت دی ہے۔ کاش وہ لوگ جو اس پاک وجود سے الگ ہو رہے ہیں وہ آتے اور دیکھتے۔ کہ کس چیز نے اسے اس قدر مضطرب کر رکھا ہے۔ ایک ہی چیز اور ایک ہی فکر ہے کہ " اسلام، اکناف عالم میں پھیل جاوے۔ اور مسلمانوں میں اخلاص فی الدین کی روح پیدا ہو جائے۔ اسلام کا چہرہ گرد و غبار سے صاف کر دیا جاوے۔ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال اور قرآن کریم کی عظمت و شان کا اظہار ہو۔

۲۔ صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ کے رخصتانہ کی تاریخ ۳ جولائی ۱۹۲۳ء تبدیل ہو گئی ہے۔ مالیر کوٹلہ سے حضرت صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ صاحبزادی امۃ الحفیظ صاحبہ اس تقریب کے لئے تشریف لے آئی ہیں۔

۳۔ سفر یورپ کی وجہ سے ناظر تعلیم و تربیت سید ولی اللہ شاہ صاحب کی جگہ ان کے برادر عزیز سید محمود شاہ صاحب بی۔ اے مقرر ہوئے ہیں۔ جو نہایت محنت اور اخلاص کے ساتھ اپنے فرض منصبی کو سر انجام دے رہے ہیں۔ جناب ڈاکٹر حبیب اللہ شاہ صاحب جناب سید عزیز اللہ شاہ صاحب بھی تشریف لائے ہوئے ہیں۔

مخدومی سید عبد الستار شاہ صاحب کا خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ کے خاندان سے محبت و اخلاص میں ایک نمونہ کا خاندان ہے۔ اور خاندان کے تمام ممبروں میں باہم جو اخلاص اور محبت ہے۔ وہ بھی ایک دنیا میں جنت کا نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خلاص میں ترقی دے۔ آئندہ الحکم میں ان بھائیوں کا تذکرہ شاہ برادران کے نام سے ہوا کرے گا۔

سفر یورپ کی تقریب الحکم کا رعایتی اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذرہ نوازی نے خاکسار ایڈیٹر الحکم کو بھی اپنے سفر یورپ مین ہمرکاب رہنے کی عزت عطا فرمائی ہے اور وہ اس سفر مین سلسلہ کے خادم قدیم اور ہسٹورین کی حیثیت سے جا رہا ہے اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے کہ وہ ان توقعات کو پورا کر سکے جو اسکے محسن آقا اور رفقاء کار نے اسکے لئے مقرر کئے ہین۔ میری حاضری مین الحکم اور تالیفات کا کیا انتظام ہوگا اسکے متعلق مین روانگی سے پہلے اعلان کر دونگا اور اپنی اور جماعت کے فرائض متعلقہ الحکم پر توجہ دیدونگا۔ الحکم قوم کی امانت ہے اور مین اسے قوم ہی کے سپرد کر کے اس سفر پر جا رہا ہوں اسکی حفاظت اور استحکام اب قوم کا کام ہوگا۔ اس تقریب کی خوشی مین مینے پسند کیا ہے کہ کارخانہ الحکم کی موجودہ کتب رعایتی قیمت پر فروخت کر دیجائین جو احباب اس تحریک مین حصہ لینگے وہ یہی نہین کہ نہایت مفید اور ضروری کتب کو قریباً مفت حاصل کرینگے بلکہ وہ اپنے اس خادم قدیم کارخانہ کو ایڈیٹر الحکم کی غیر حاضری مین مدد دینے والے ہونگے کارخانہ الحکم کی جملہ کتب سوائے سیرت مسیح موعود اور حیات النبی کے رعایتی قیمت پر دیجائینگی

(۱) ان کتابون مین قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیری نوٹون کے دس پارے بھی ہین۔ جنکی مجموعی قیمت دس روپیہ ہے مگر رعایتی قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف چار روپیہ پارہ ۱۲ لغایت ۱۴ و ۱۵ لغایت ۱۷)

(۲) مراۃ الجہاد:۔ جن مین مسئلہ جہاد کی حقیقت اور اعتراضات کے تفصیلی جوابات ہین اصل قیمت ۸؍ رعایتی قیمت ۱۲

مکتوبات احمدیہ:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات اصل قیمت فی جلد ۸ رعایتی قیمت ۴

(۴) خطبات کریمیہ:۔ حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کے خطبات اصل قیمت فی جلد ۴ رعایتی ۲

مالابار مین احمدیت کی تاریخ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی پسندیدہ مجاہد مصری کی تصنیف اس کتاب کی آمد مجاہد مصری کے لئے مخصوص ہے اور مجاہد مصری نے اسے چھپوایا تھا۔ پس اس کتاب کی خریداری سے مصری مشن کی امداد کا ثواب بھی ہوگا۔ اس کتاب مین کوئی رعایت نہین قیمت ۱۲

برہان الحق:۔ عیسائی مذہب کی تردید مین نہایت قابل قدر رسالہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت مین عیسائی نومسلم گریجویٹ نے لکھا۔ قیمت اصلی ۳ رعایتی ۱

ادعیۃ القرآن:۔ قرآن مجید کی دعائین اور انکا ترجمہ قاضی اکمل صاحب کا کیا ہوا) قیمت رعایتی ۱

احمدی خاتون کے فائل

احمدی خاتون کے فائل پہلے سالون کے صرف پچاس درخواستون کی تعمیل ہوگی۔ ان خواتین کیلئے نہایت ہی مفید لٹریچر جمع کیا گیا ہے تین سالون کے فائل ہین ایک مکمل فائل کی اصل قیمت ۶ رعایتی قیمت ۵

تادیب النسا:۔ کی پہلی جلد بھی رعایتی قیمت پر ملیگی صرف پچاس درخواستون کی تعمیل ہوگی اصل قیمت چار آنہ فی جلد رعایتی قیمت .... تین روپیہ

یہ رعایت آخری جولائی ۱۹۲۴ء تک ہوگی اسلئے جلد درخواستیں بھیجدین تمام درخواستونکی تعمیل بذریعہ وی پی ہوگی

درخواستین بنام مینیجر اخبار الحکم قادیان

دنیا پلٹ گئی

آئین کدھر ہین آج قدردان کمال کے
کاغذ پہ رکھدیا ہے کلیجہ نکال کے

مجربات نورانی یعنی طب انسانی بزبان اردو

ایک ایسی مکمل کتاب ہے جو برسون کی عرقریزی اور قلمی نسخہ جات کی چھان بین کے بعد آنکھون کا تیل نکالکر تالیف ہوئی ہے جس مین طب یونانی کے بحر منتہائی کو ایک کوزہ مین بند کر دیا ہے کتاب کیا ہے گویا طبقہ الحکما کی ایک انجمن ہے جو آپکو ہر وقت ہر مرض کا مفید مشورہ بلا فیس دینے کے لئے تیار ہے حکیم ڈاکٹر وید سب اسی طب یونانی کے خوشہ چین ہین جو دنیا بھر کے علوم و فنون کی سرمایہ حیات مانی جا چکی ہے پس اگر آپ اپنی اور اپنے خویش و اقارب کی زندگی بآرام وعافیت چاہتے ہین تو آج ہی ایک جلد کتاب مذکور کی طلب فرماوین جسمین سینکڑون مجرب نسخہ درج ہین جو ہزار ہا روپیہ خرچ کرنیپر بھی آپکو کسی دوسری جگہ نہین مل سکینگے۔ قدیم وجدید سہل و پیچیدہ امراض کے آسان ترین داخلی وخارجی مخفیہ و مصدیہ علاج آپکو اسی کتاب مین ملینگے جسپر عمل کرنیسے انسان واقعی تندرست انسان کہلانیکے مستحق ہو سکتا ہے کتاب مجلد حجم ۶۰۴ صفحات مجرب المجرب صفحات ۱۸۰ قیمت درجہ اول للعہ درجہ دوئم بیلعہ ہر بلا جلد ۴؍ ملنے کا پتہ:۔

حکیم نور محمد ولد حکیم مولوی فضل احمد صاحب مالک شفاخانہ مشیر صحت کشمیری بازار لاہور ۲

خریداران الحکم

بقایاداران کے نام وی پی روانہ کئے گئے ہین وصول کر کے مجھے ممنون فرماوین

عرفانی

هو الشافی آزما و شفا یاؤ آزما و شفا یاؤ

مشکلین آسان ہوئین دکھ درد سب جاتے رہے

امعجون شاہی یا اکسیر جریان۔ خوشخبری ہو کہ ہماری آٹھ دس سال کی کامل توجہ اور محنت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہمین معجون شاہی جیسی اکسیر اعظم جو خالص جڑی بوٹیون اور قیمتی اجزا سے مرکب ہے عطا فرمائی۔ جو کہ جریان اور خواب مین بلا ارادہ منی کے خارج ہونے اور ان سے پیدا شدہ جملہ کمزوریون کا ازالہ کرنیمین فی الواقعہ ایک اکسیر ہے۔ اور لطف یہ کہ باوجود ممسک ہونیکے مقوی باہ بھی ہے بچپن کی بد اعتدالیون اور غلط کاریون کے جملہ بدنتائج کی اصلاح کرنے مین اسکو ایک خاص خصوصیت ہے قیمت فی پاؤ ۸

۲۔ روغن اکسیر اعصاب۔ بعض حالتون مین اس معجون کے ہمراہ ہمارا تیار کردہ روغن اکسیر اعصاب بھی طلا کرنا پڑتا ہے جو کہ بذات خود ہر ایک قسم کی سستی۔ ضعف کمزوری اعضائے تناسل کے ازالہ کرنے مین بجلی کا کام دیتا ہے۔ فی شیشی روغن اکسیر اعصاب ۲

۳۔ کشتہ طلاء۔ جسکو ہم نے نہایت محنت و احتیاط سے تیار کیا ہے پھر اسمین یاقوت اور کشتہ فولاد شامل کرنے سے اسکی قوت اور طاقت مین اور بھی چار چاند لگ گئے ہین اسکے فوائد بیان کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ صرف طب کی مستند کتاب محیط اعظم سے مختصر اقتباس برائے ملاحظہ ناظرین لکھدیا جاتا ہے جو کہ یہ ہے۔ سونا دل۔ دماغ حرارت عزیزی کو تقویت دینے والا فہم اور فکر کو تیز کرنے والا معدہ جگر اور تلی کے ضعف کو دور کرنیوالا امراض سوداوی اور خفقان توحش غم حزن جنون دوار صرع کو نفع دینے والا ضعف باہ اور ضعف گردہ کو رفع کرنیوالا قلب مین اسقدر تفریح پیدا کرتا ہے کہ خواہ مخواہ ہنسنے کو دل چاہتا ہے۔ الغرض عجیب اور غریب چیز ہے اس نادر تحفہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے قیمت فی خوراک ۲ اور سینکڑہ خوراک ۸

۴۔ حب مقوی اعصاب۔ یہ گولیان ہر ایک قسم کی ضعف اعصاب مین واقعی مسیحائی اثر اپنے اندر رکھتی ہے ضعف باہ ضعف دماغ اور ضعف معدہ کیلئے مفید ہین باقاعدہ استعمال کے بعد مایوس العلاج مریض لقوہ وغیرہ مین مبتلا بھی بفضل خدا صحت یاب ہو گئے ہین قیمت فی سینکڑہ ۵ ایک روپیہ مین ۲۰ گولی

۵۔ اکسیر سوزاک۔ سالہا سال کے تلاش اور تجربہ کے بعد یہ اکسیر سوزاک حاصل ہوئی ہے۔ جو کہ نئے اور پرانے سوزاک کو بفضل خدا ایک ہفتہ مین دور کرتی ہے قیمت ایک ہفتہ ۲

۶۔ سرمہ مرواریدی۔ یہ سرمہ بصارت کیلئے ایک اکسیر ثابت ہوا ہے جوانون کی نقص بصارت کو دور کرتا ہے اور بوڑھون کیلئے از سر نو نور بخشتا ہے پڑھنے لکھنے والون کیلئے بھی نہایت مفید کیونکہ نہایت قیمتی اجزا مروارید اور مامیران وغیرہ سے تیار کیا گیا ہے۔ قیمت فی تولہ چار روپیہ للعہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

حکیم صاحب نہایت مخلص پرانے احمدی ہین اور علم طب مین پرانا تجربہ رکھتے ہین حضرت خلیفہ اول بھی آپکی بعض دواؤن کو استعمال کرواتے تھے اخلاص اور محبت سے تیار کیگئی ادویہ بیمارون کیلئے مفید ہوگی (مرزا محمود احمد)

ملنے کا پتہ:۔ حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ